کیا ہندوستان کی معیشت میں متحرک تبدیلی ہو رہی ہے؟

میں اپنے کو آپ کے درمیان موجود ہو کر کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کی نیشنل کونسل کے ممبران سے گفتگو کرنے کے لئے شکر گزار ہوں۔ میں یہ نوٹ کر کے بہت خوش ہوں کہ سی آئی آئی نے اپنے کاموں اور اپنے خیالات کو 2020-2021 کے لئے نئی سوچ کے ساتھ راستہ ہموار کی ہے۔نئی دنیا کے لئے بھارت کو تیار کرنا: زندگی، جینے کا طریقہ، نشو و نما، شری اودے کوٹک، شری ٹی وی نریندرن، شری سنجیو بجاج، شری چندر جیت بنرجی اور دوسرے قابل ممبران کی رہنمائی و دوراندیشی کے سائے میں بھارت ایک نیا بھارت بننے کی طرف گامزن ہے۔

2: موجودہ وقت میں، کووڈ 19 ہمارے سبھی بحث و مباحثہ میں چھایہ ہوا ہے۔ کووڈ 19 کے اتار چڑھاؤ و راستہ کب ہموار ہوگا، ویکسین کب آئے گی، زندگیاں کیسے بچیں گی، ہم کس طرح جیئیں گے۔ اور ہماری معیشت کس طرح پٹری پر آئے گی۔ یہ سارے سوالات دن بدن ہمارے سامنے آ رہے ہیں۔ ابھی تک اس کا کوئی صحیح جواب نہیں ملا ہے۔ صرف ایک ہی بات ہے وہ یہ ہے کہ ہم کو بغیر تھکے اس غیر مرئی دشمن کے خلاف لڑتے رہنا ہے اور آخر میں ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔

3: آج میں سوچ رہا ہوں کہ ہم کو ان پرانے خیالات سے دور ہٹ جانا چاہئے ہمارا حال غیر یقینی ہے ہمیں بھارت کی معیشت کے راستہ میں آنے والی پریشانیوں سے دور ہو کر ایک متحرک تبدیلی کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ اس پینڈمک وبا کے ساتھ مجموعی طور پر سارے اخراجات کی طرف سے ہم کو اپنا دھیان ہٹانا چاہئے۔ اس نقصان کی تلافی کے لئے ہم کو کام کرنا ہوگا اور اپنے وعدوں کی تجدید کر کے ہمیں ترقی کی راہ پر گامزن ہونا ہوگا۔ یہ متحرک تبدیلی کچھ وقت سے ابتدائی حالت میں ہو رہی ہے۔ ان تبدیلیوں کے نتائج اور ان کی پہچان ہمارے مستقبل کو تابناک بنا رہے ہیں۔ ہمیں کچھ قدم پیچھے ہٹنا ہے اور پھر اسی تناظر میں آگے بڑھنا ہے، میرے آج کے خطاب میں، میں پانچ بڑی تبدیلیوں کی طرف آپ کا دھیان کھینچوں گا۔ (i) زراعتی سیکٹر کے حق میں نصیب کی تبدیلی (ii) توانائی سیکٹر کے حق میں تجدید (iii) بیرم کے استعمال سے سہولت اور مواصلاتی تکنیک (آئی سی ٹی) اور توانائی نشو و نما کے لئے نئی نئی شروعات (اسٹارٹ۔اپس) (iv) گھریلو اور عالمگیر پیمانہ پر سپلائی / ویلو چین میں تبدیلی اور (v) گروتھ کے لئے بہترین انفرااسٹرکچر۔

I: زراعتی سیکٹر کے حق میں نصیب بدلنا:

4: ہندوستانی زراعت (کاشت کاری) نے تو کایہ ہی پلٹ دی ہے 2020-2021 میں مجموعی طور پر اناج کی پیداوار ریکارڈ 296 ملین ٹن پہونچ گئی ہے اور اوسطاً گروتھ پچھلے دس سال میں 3.6% سالانہ ہوئی۔ اسی طرح باغبانی سے متعلق کل پیداوار 320 ملین ٹن ہوئی یہ بھی پچھلے دس سال میں اوسطاً 4.4% گروتھ رہی۔ ہندوستان اب دودوھ کی پیداوار میں ایک لیڈنگ ملک کے طور پر ابھرا ہے۔ اس کے علاوہ دالیں، اناج، سبزیاں، پھل، روئی، گنا، مچھلی، انڈا و مال و مویشی پیداوار کے معاملہ میں ہمارا ملک دنیا میں بہت آگے ہے۔ ہمارا اناج وافر اسٹاک ''وافر اصول'' کے مقابلہ 2.2 ٹائم ہے۔ اس وقت ہمارے پاس وافر اسٹاک اناجوں کا 91.6 ملین ٹن ہے۔ میرے نظریہ سے یہ کامیابیاں موجودہ ماحول میں واضح طور پر چاندی کی لکیروں کی طرح ہیں۔

5: تجارت (ٹریڈ) کے معاملہ میں اگر ہم بات کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں یہ متحرک تبدیلی زراعت کے حق میں گئی ہے اور یہ ایک خوش آئند بات ہے۔ ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ اس وقت جب زراعت سے متعلق، ٹریڈ ہمارے حق میں ہے ہماری سالانہ زراعتی گروتھ ویلو 3% سے زیادہ (جی وی اے) ہو گئی ہے اب تک ہم نے ان اشیاء (اناج، دالیں) کے لئے کم سے کم قیمتیں طے کی ہیں لیکن تجربہ کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ قیمتوں کے تحفہ نے کسانوں کا حلیہ بگاڑ دیا ہے ان کے لئے یہ اخراجات مہنگے ہیں اور ناکافی ہیں۔ ہندوستان اب اس مرحلہ پر پہونچ چکا ہے کہ اب ہمارے لئے اس زائد کا انتظام کرنا ایک

چنوتی ہے۔ ہمیں اب اس طرح کی پالیسی بنانا چاہیئے تاکہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ ہو اور گاہکوں (خریداروں) کو بھی واجب قیمت پر یہ حاصل ہوسکیں۔

6: جہاں گھریلو سپلائی (فراہمی) چین بہت اہم ہوگئی ہے۔ اس کے مطابق ہماری پوری توجہ ان میں بڑے پیمانہ پر سدھار کی ہونا چاہئے تاکہ زراعتی گھریلو ٹریڈ کو زیادہ سہولتیں حاصل ہوں۔ سب سے پہلے 'ضروری اشیاء ایکٹ (ای سی اے) میں ترمیم کی جائے تاکہ پرائیویٹ سرمایہ کار سپلائی چین کا انفرا اسٹرکچر بہتر بناسکیں ہم ان کی حوصلہ افزائی کریں۔ وہ ویرہاؤس (گودام) بنائیں، کولڈ اسٹوریج بنائیں اور منڈیاں بنائیں، دوسرا یہ کہ کسانوں کے لئے ٹریڈ اور تجارت سے متعلق قانون جو 2020 میں بنا ہے اور اس کا مقصد بغیر کسی روکاوٹ کے زراعتی اشیاء کا کاروبار کرنا ہے۔ تیسرا کسانوں کے لئے (ان کو بااختیار بنانا اور ان کی حفاظت کرنا) یقینی قیمتوں اور زراعتی خدمات آرڈیننس 2020 بنایا گیا ہے اس سے کسان بڑے پیمانہ پر آزادانہ طور پر اپنی اپج کو شفاف طریقہ سے بازار میں بیچ سکیں گے۔ قانونی فریم ورک کی مدد سے ہماری توجہ (a) فصلوں کی تبدیلی، زیادہ پانی کے خرچ پر لگام لگانا (b) کھانے پینے کی اشیاء کی حفاظت کرنا (فوڈ پروسیسنگ) اس سے کسانوں کی اپج برباد نہیں ہوگی (c) زراعتی اشیاء کا ایکسپورٹ اس سے بھارتی کسانوں میں بین الاقوامی پیمانہ پر ٹریڈ تکنیک کی معلومات بڑھے گی اور (d) پبلک اور پرائیویٹ پونجی بنے گی زراعتی سیکٹر میں۔ ''کسانوں کی آمدنی دوگنی'' کرنے پر بنی کمیٹی کو یہ امید ہے کہ زراعت کے میدان میں پرائیویٹ سرمایہ کاری کا حجم اکسٹھ ہزار کروڑ روپیہ 2015-2016 میں تھا 2022-2023 تک بڑھ کر ایک لاکھ انتالیس ہزار چار سو چوبیس کروڑ روپیہ ہوجائے گا۔ ان ساری شروعات نے مواقع کی ایک نئی دنیا اس تجارت اور اس انڈسٹری کے لئے کھول دی ہے۔ اس سے نئے نئے جاب (نوکریاں) پیدا ہوں گی اور کسانوں کی آمدنی میں اضافہ بھی سنہرے دور میں پہونچ جائے گا۔

II: تجدید کاری میں توانائی پیداوار میں بدلتا ہوا نمونہ (پیٹرن):

7: توانائی سیکٹر میں بھی اب نئے مواقع مل رہے ہیں۔ خاص طور پر جدید کاری۔ ہندوستان کی ترقی اس بات پر زور دے رہی ہے کہ ''بجلی کی فراہمی میں بیلنس نہیں ہے بہت گڑبڑ ہے پیداوار زیادہ نہیں سپلائی کم ہے ہمارا ملک اب پاور سرپلس ملک بن گیا ہے۔ ہم اپنے پڑوسی ملکوں کو بجلی ایکسپورٹ کر رہے ہیں۔ بجلی کا مانگ 2015-16 سے 2019-20 تک 3.9% کے اوسط سے بڑھی جب کہ اسی دوران ہماری سپلائی اوسطاً 4.5% بڑھی۔ اسی دوران بجلی پیداوار کے یونٹ لگانے (انسٹال) میں یہ اضافہ 6.7% تک ہوا۔ ہمارے دماغ کو سب سے زیادہ کھٹکنے والی چیز ہے توانائی کی جدید کاری۔ مارچ 2015 سے اب تک توانائی کی جدید کاری کی وسعت قریب قریب دوگنی ہوگئی ہے۔ مارچ 2015 میں یہ 11.8% تھی جبکہ مارچ 2020 کے آخر میں یہ 23.4% ہوگئی ہے۔ پچھلے پانچ سالوں میں توانائی کے نئے یونٹ تقریباً 66.6% اضافہ کے طور پر انسٹال کئے گئے ہیں اس طرح پیداوار توانائی میں 33.6% کا اضافہ ہوا ہے۔ اس میں سے قریب 90% توانائی وسعت شمسی توانائی اور پون چکیوں کی شکل میں ہوئی ہے۔ اس سمت میں ہماری پروگریس تیزی سے ہو رہی ہے ہمیں امید ہے کہ 2030 تک توانائی جدید کاری کا حصہ کل توانائی کا 40% ہوجائے گا۔ اس تبدیلی سے ہمارا کوئلہ کا امپورٹ گھٹ جائے گا۔ یہ ہرت توانائی کول امپورٹ بل کو بہت کردے گی۔ اس سے نوکریوں کے مواقع بھی فراہم ہوں گے اور نئی سرمایہ کاری بڑھے گی نتیجتاً ماحولیاتی نظام میں بھی گروتھ ہوگی۔

9: توانائی میں اس تبدیلی کا جو سب سے بڑا اثر پڑ رہا ہے کہ توانائی جدید کاری کی وجہ سے اس کی پیداوار میں لاگت کم ہو رہی ہے، اس وقت پوری دنیا میں رینوایبل انرجی کی وجہ سے توانائی کی پیداوار بہت کم قیمت پر کی جارہی ہے 2019 میں اس انرجی کی لاگت قیمت پوری دنیا میں سب سے کم ہندوستان میں تھی۔ اس کی وجہ سے بجلی کی قیمتوں میں صارفین کے لئے کمی کی جارہی ہے۔

10: اگر ہم اور آگے دیکھیں تو اس ترقی کی پہچان سے پاور سیکٹر میں زبردست اچھال آگیا ہے۔ اب ان کو انسٹال کرنے کے لئے کم قوانین۔ کم مرکزیت کی ضرورت ہے جس سے قیمتوں میں مزید کمی ہوسکے۔ ہم کو رینوایبل پرچیز آبلیگیشن (آر پی او) جو ڈسکامس کے لئے ہیں میں مداخلت سے بچنا ہوگا۔ اس کام کے لئے ہم کو سرکاری کی طرف سے پرائیویٹ انویسٹرس کو تعاون کرنا ہوگا اور ان کو کم سود پر رقم مہیا کرانا ہوگی۔ ہمیں پھٹکر بجلی کی تقسیم میں سدھار

کرنا ہوں گے۔ کمرشیل، تکنیکی اور ترسیلی نقصانات میں کمی لانا ہوگی یہ سب سے بڑی چنوتی ہے، دوسرے سیکٹرس کے لئے انڈسٹری کی طرف سے دی جانے والی مدد (سبسڈی) بند کر دی گئی ہے اور اس طرح سپلائی کی اوسط قیمت اور اوسط رقم کی وصولی کے مابین فرق کو ختم کر دیا گیا ہے (اے سی ایس اوا ے آر کا درمیانی فرق) اس سے ڈسکام کے سدھار میں تیزی آئے گی۔ ملکی پیمانہ پر ایک ہی گرڈ کے ذریعہ رینوایبل ذرائع سے سپلائی لی جائے گی جب بھی اس کی ضرورت ہوگی اس سے زیادہ کھپت والے دنوں میں بجلی کا خیال رکھا جائے گا۔ یہ متحرک تبدیلی جو رینوایبل ذرائع میں ہوگی، سے بھارت کی فی کیپٹہ بجلی خرچ بڑھانے میں مدد ملے گی۔ موجودہ وقت میں یہ دنیا میں سب سے کم ہے بھارت کے معاملہ میں۔ یہاں بھی بھارتی انڈسٹری ایک بہت اہم رول کھیلے گی۔

III: لیوریجنگ سے متعلق معلومات اور مواصلات تکنیک (آئی سی ٹی) اور پاور گروتھ کے لئے اسٹارٹ۔ اپس:

11: پچھلے 20 سالوں سے بھارت میں انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) اپنے ملک کی معاشی ترقی میں انجن کی طرح رہی ہے۔ پچھلے سال آئی سی ٹی انڈسٹری نے ملک کی جی ڈی پی میں 8% کا تعاون دیا۔ اور یہ روزگار دینے کے معاملہ میں سب سے بڑا پرائیویٹ سیکٹر رہا۔ اس کے ذریعہ شہروں اور دیہی علاقوں دونوں جگہ لوگوں کو روزگار فراہم کرایا گیا 20-2019 میں 93 بلین یو ایس ڈالر کا سافٹ ویئر ایکسپورٹ کیا گیا یہ بھارت کے کل سروسیز ایکسپورٹ کا 44% تھا اس نے پچھلے پانچ سالوں میں بھارت کے ویاپار گھاٹہ میں 51% فائینینس کیا۔

12: ان ہیڈ لائنس کے نمبروں سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہماری ملکی معیشت میں اس سیکٹر کا کتنا بڑا حصہ ہے۔ آئی ٹی نے سبھی سیکٹرس میں کام کے طریقوں میں انقلاب لا دیا ہے اور چوطرفہ پروڈکشن (پیداوار) بنایا ہے۔ آئی سی ٹی کے انقلاب نے بھارت کو دنیا کے نقشہ پر جھارو، اعتماد کے قابل اور کم قیمت میں علم کی بنیاد پر حل کرنا (سلیوشن) فراہم کرنے والا ملک بنا دیا ہے۔ بھارت کی آئی ٹی فرمیں ترقی پذیر اپلیکیشنس، مصنوعی انٹیلی جینس (آئی اے)، مشین لرننگ (ایم ایل)، روبوٹکس اور بلاک چین تکنیک میں سب سے آگے کی طرف کھڑی ہیں۔ اس کی وجہ سے بھارت کو انوویشن ہب (نئی چیزیں بنانا) مانا جانے لگا ہے۔ ہمارے بہت سے اسٹارٹ اپس نے یونیکارن اسٹیٹس حاصل کر لیا ہے (ایک بلین امریکی ڈالر کے برابر ویلو)۔ بھارت نے 2019 میں 7 نئے یونیکارن جوڑے ہیں اب تک کل 24 یونیکارن بھارت بنا چکا ہے اور اس کی پوزیشن دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے۔

13: ملک کے نوجوان انڈسٹریلسٹ میں ''اسٹارٹ۔ اپ انڈیا'' تحریک بہت مقبول ہو رہی ہے۔ نوجوان ساتھی اس طرف جوش و خروش کے ساتھ دوڑ لگا رہے ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان کو بہتر ماحول مہیا کرایا جا رہا ہے۔ ٹریکسن ڈاٹا بیس کے مطابق 2019 میں بھارت کے انڈین ٹیک اسٹارٹ۔ اپس میں کی گئی فنڈنگ نے 16.3 بلین امریکی ڈالر کا آنکڑا چھوا۔ یہ اضافہ پچھلے سال کے مقابلہ تقریباً 40% زیادہ ہے۔ جبکہ ہمارے ملک میں ہیلتھ ٹیک اور فن ٹیک سب سے لیڈنگ سیگمنٹ ہیں، ہمارے صنعت کار (انٹر پرینیورس) لیوریجنگ مواقع کو سبھی سیکٹرس اور مارکٹس میں بھنا رہے ہیں۔ اور وہ اس ایکو سسٹم کو گہرائی کے ساتھ زندگی بخش رہے ہیں۔ مزہ کی بات یہ ہے بھارت میں اسٹارٹ۔ اپس کا اہم حصہ چھوٹی اور درمیانی تجارت میں اپنی خدمات دے رہا ہے اس سے چھوٹے اور درمیانی آمدنی والے گروپس کو بہت سہولت مل رہی ہے۔

14: کووڈ 19 نے تو اسٹارٹ۔ اپس کا نظریہ ہی بدل دیا ہے۔ اس خطرہ بھرے ماحول میں اس طرف فنڈ کے حصول میں کوئی دقت نہیں آ رہی ہے۔ کووڈ 19 سے پہلے عالمگیر پیمانہ پر متھا جانا چل رہا تھا تکنیک کے ذریعہ، فرمیں اس طرف بہت کم خرچ کر رہی تھیں میراثی ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر سسٹم میں لیکن ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کی پرنٹ نے و کمپیوٹر کے استعمال نے فرموں نے اس طرف توجہ دینا شروع کیا۔ دوسری ترقی یافتہ معیشتوں سے تگڑے مقابلہ میں کم لاگت پر ہمارے نوجوانوں نے نئی نئی چیز ایجاد کرنا شروع کر دیں۔ آئی ٹی سروسیز نے تیزی سے دنیا میں بھارت کی پوزیشن کو بہت مستحکم بنا دیا ہے اور اس کو اب دنیا کا آؤٹ سورسنگ ہب تسلیم کیا جانے لگا ہے۔ عالمگیر طور پر ورک پرمٹ سے متعلق قانونی جھنجھٹوں اور امیگریشن پالیسی کی وجہ سے ہمارے سامنے بہت سے چیلینجز آ رہے ہیں۔ اس سیکٹر کو متعلقہ ڈاٹا پرائیویسی اور ڈاٹا سیکورٹی کی طرف بھی دھیان دینا ہوگا۔

15: مضبوط اور متحرک معیشت کے لئے اختراع میں (نئی ایجاد میں) بربادی بھی اس کا ایک حصہ ہوتا ہے۔آئی ٹی سیکٹر اس طریقۂ کار کے لئے ایک بہترین ڈرائیو ہے اس سے ان حالات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ ہر ضلع میں وہاں کچھ خاص پروڈکٹ بنتے ہیں اور اس کے لئے وہاں کچھ نئی صنعتیں لگتی ہیں اور یہی پروڈکٹ اس ضلع کی گھریلو معیشت کو سہارا دیتے ہیں۔ نئے اسٹارٹ۔اپس اور نئی فرموں کو بڑھاوا دینے سے نئے روزگار پیدا ہوں گے اور بھارت میں ان پروڈکٹس کے سہارے معاشی ترقی ہوگی۔ یہ بہت ضروری ہے کہ ہم ان ذرائع کو نئے سرے سے استعمال کریں اور ان سے متعلق پالیسی کی سمت کو طے کریں۔ہم اپنی سوچ (آئیڈیاز) پر عمل پیرا ہوں اور ان کو حقیقت میں بدلیں ہمارے لئے یہی سب سے بڑی چنوتی ہے۔اس معاملہ میں پرائیویٹ صنعتیں اور سرمایہ کاری کھیل بدلنے کا رول رکھتی ہیں۔

IV: سپلائی اور قیمت میں تبدیلی۔گھریلو اور عالمگیری:

16: اس مقابلہ جاتی بازاری معیشت میں مناسب سپلائی چین معاشی فلاح میں اضافہ کر سکتی ہے۔مضبوط اور کمزور رشتہ والے سیکٹرس میں سرمایہ کاری سے سپلائی چین (کڑی) زیادہ پروڈکشن، آمدنی، اور روزگار مہیا کرا سکتی ہے۔اسی طرح سے ایسے سیکٹرس کی پہچان، اسٹریٹجک پالیسی میں مداخلت سے بہت اہم ہو جاتی ہے۔مضبوط باہمی سیکٹرس میں آزادانہ رویہ اپنانے سے گھریلو ویلو چین کی کارکردگی میں بہت اضافہ ہوتا ہے۔

17: عالمگیری ویلو چین میں (جی وی سی) کسی ملک کی مضبوط حیثیت کھلے پن میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے میں مدد کر سکتا ہے، جی وی سی اپنے میں سبھی طرح کی ایکٹیوٹیز کو سمیٹے ہوتا ہے۔پروڈکٹ کیسا ہو اس کی ڈیزائن کیسی ہو، مارکٹنگ کس طرح سے کی جائے پروڈکٹ کی تقسیم (ڈسٹری بیوشن) کس طرح ہو، فروخت کے بعد اس کی (پروڈکٹ) کی سروسیز کن فرموں کے ذریعہ فراہم کی جائے۔اور مختلف ملکوں میں رہنے والے ورکرس کس طرح آپس میں رابطہ میں رہیں۔کسی ملک میں جی وی سی کی شراکت داری جتنی زیادہ ہوگی ٹریڈ سے اتنا ہی زیادہ فائدہ حاصل ہوگا۔کیونکہ جی وی سی میں شریک سبھی ملک دوسروں سے اپنا مفاد جوڑتے ہیں۔اس وقت دنیا کا دوتہائی ٹریڈ جی وی سی کے ذریعہ ہی ہو رہا ہے۔

18: ورلڈ بینک (2020) تحقیقی ادرے نے مشورہ دیا ہے کہ جی وی سی (جی وی سی) میں 1% شراکت داری کسی بھی ملک کی فی کس آمدنی میں 1% سے زیادہ اضافہ کر سکتی ہے۔بھارت کا جی وی سی کے ساتھ جڑاؤ، جیسا کہ جی وی سی اشتراک انڈیکس نے بتایا ہے کل گروس ایکسپورٹ کا بہت کم یعنی 34% ہے جبکہ دوسرے ایشین ممالک کا کل ایکسپورٹ ٹوٹل گروس ایکسپورٹس تناسب 45.9% ہے اس میں بدلاؤ کی ضرورت ہے۔

19: کووڈ-19 کے دوران جی وی سی میں عالمگیری تبدیلی اور دیگر ڈیولپمنٹس ہندوستان کے لئے مواقع فراہم کریں گے۔ہمیں مختلف امپورٹس کے ذرائع میں تبدیلی پر توجہ دینا چاہئے۔اس بات پر بھی توجہ دینا (فوکس کرنا) بھی ضروری ہے کہ ہم ٹریڈ سے متعلق رابطوں میں بڑے پیمانہ پر دوسرے نظریہ اپنائیں۔اس میں شامل ہے کہ ہم یو ایس، یوروپی یونین اور یونائیٹیڈ کنگڈم (برطانیہ) کے ساتھ باہمی فری ٹریڈ سمجھوتہ جلد از جلد مکمل کریں۔

V: انفرااسٹرکچر جو ترقی کے لئے کئی گنا طاقت ور ہوتا ہے:

20: بھارت میں ظاہرہ انفرااسٹرکچر جو پچھلے پانچ سالوں سے ویسا ہی بنا ہوا ہے اس میں دوبارہ غور کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ اس میں کوئی متحرک تبدیلی نہیں آئی ہے۔سڑکوں کی تعمیر، اور نقل وحمل کا انتظام میں اب بہتری کی جارہی ہے۔2015-16ء میں (سڑکوں کی تعمیر) فی یوم 17 کیلو میٹرس میں تھا جو اب بڑھ کر پچھلے دو سالوں میں فی یوم 29 کیلومیٹرس تک پہونچ گیا ہے۔بھارت دنیا میں شہری ہوابازی میں تیسرا سب سے بڑا ملک ہے ہمارے ملک میں گھریلو 142 ایئرپورٹس ہیں۔ جہاں تک ایئرپورٹس کی کنکٹیوٹی (آپس میں جڑاؤ) کا تعلق ہے دنیا کے 141 ممالک میں بھارت کا چوتھا مقام ہے (ورلڈ اکنامک فورم کی رپورٹ کے مطابق) مواصلات میں ہمارے یہاں فون کی پہونچ (ہر 100 میں کنیکشنس) فروری 2020ء کے آخر تک 87.7% تھی انٹرنیٹ اور براڈ بینڈ کی دستیابی کے معاملہ میں بھارت میں بہت تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔کل براڈ بینڈ کنیکشنس میں قریب 10 گنا اضافہ ہوا ہے 2014ء میں یہ تعداد 610 لاکھ تھی جو فروری 2020ء میں بڑھ کر 6811 لاکھ ہوگئی۔لہٰذا انٹرنیٹ ٹریفک میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ بھارت ڈاٹا

خرچ کے معاملہ میں اس وقت دنیا کا لیڈر ہے۔ ہمارے یہاں فی سبکرائبیر اوسطاً ڈاٹا خرچ 168 گنا بڑھ گیا ہے۔ یہ 2014 میں 62 ایم بی تھا جو 2019 کی آخر میں بڑھ کر 10.4 جی بی ہو گیا ہے۔ ہمارے یہاں ڈاٹا خرچ کی قیمت دنیا میں سب سے کم ہے جس کی وجہ سے کروڑوں شہریوں تک انٹر نیٹ کی پہونچ آسانی سے ہو گئی ہے۔

21: جہاز رانی صنعت (شپنگ انڈسٹری) بیرونی ممالک سے تجارت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہوتی ہے کیونکہ دنیا کا 95% ٹریڈ سمندر کے راستہ جہاز رانی کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بھارتی بندرگاہوں سے اوسطاً جہاز رانی میں لگنے والا وقت بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس میں کافی سدھار ہوا ہے۔ 13-2012 میں یہ اوسطاً وقت 102.00 گھنٹہ تھا جو سدھر کر 19-2018 میں 59.5 گھنٹہ ہو گیا ہے۔ جہاں تک پاور سیکٹر کی بات ہے میں اس کی کامیابی (حصول) کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ ریلوں کے معاملہ میں، ایسٹرن اور ویسٹرن ڈیڈیکیٹیڈ فریٹ کوریڈور (پورب سے پچھم کو ملانے والا راستہ) بہت تیزی سے ڈیولپ کیا جا رہا ہے ہمیں امید ہے کہ مال ڈھلائی چارجیز اس کی وجہ سے کافی کم ہو جائیں گے۔ اس وقت کل 15 اہم پروجیکٹس جس میں 562 کیلومیٹر ٹریک کی لمبائی ہے اسی سال مکمل ہو گئے ہیں ریلوے لائنوں میں بجلی سے ٹرین چلائی جائیں گی یعنی اب تک 5782 روٹ کیلومیٹر میں 20-2019 الیکٹری فکیشن مکمل ہو چکا ہے۔ بھارت میں میٹرو ریل پروجیکٹس جو شہری علاقوں میں ٹرانسپورٹیشن کا سب سے اہم ذریعہ ہے میں بہت ترقی ہوئی۔ ہمارے ملک نے ان پروجیکٹس میں ایک ریکارڈ بنا دیا ہے۔

22: حالانکہ اس ترقی کے باوجود، گروتھ اور انفرااسٹرکچر میں بہت فرق (گیپ) ہے۔ نیتی آیوگ کے اندازہ کے مطابق 30-2020 تک ملک کو انفرااسٹرکچر کے معاملہ میں 4.5 ٹریلین امریکی ڈالر کی سرمایہ کاری کی ضرورت ہوگی۔ انفرااسٹرکچر کو فائینینس کرنے کے لئے ہم بینکوں کی طرف زیادہ سے زیادہ دیکھ رہے ہیں۔ انفرااسٹرکچر سے جڑے ہوئے قرضوں پر این پی اے بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں ضرورت ہے کہ فائینینس کے لئے ہم دوسرے دروازہ بھی کھٹکھٹائیں۔ 2015 میں قائم نیشنل انویسٹمنٹ اینڈ انفرااسٹرکچر فنڈ (این آئی آئی ایف) اس سمت میں اسٹریٹیجک پالیسی رسپانس ہے۔ کارپوریٹ بانڈ مارکیٹ کو بڑھاوا دینا، دباؤ والے اثاثوں کو مسائل کو حل کرنے کے لئے مارکیٹ کی بنیاد پر سیلوشن اس کی سیکوریٹی پر دھیان دینا، اور مناسب قیمتیں یوزر چارجیز کی وصولی کی طرف پالیسی نگاہ میں پوری توجہ دینا ہوگی۔

23: جہاں تک سنہرے چار راستوں کا معاملہ ہے۔ ہدف کے مطابق بڑے انفرااسٹرکچر پروجیکٹس ہماری معیشت کو بہت اونچائی تک لے جائیں گے۔ اس کی شروعات اتر، دکھن و پورب وپچھم ایکسپریس وے سے ہو چکی ہے ساتھ ہی ساتھ اسپیڈ ریل کوریڈورس بھی بن رہے ہیں ان دونوں سے بڑے پیمانہ پر آگے پیچھے دیگر راستوں سے جڑاؤ کیا جا رہا ہے۔ ان کے ساتھ معیشت کے دوسرے سیکٹرس بھی ریل راستوں وایکسپریس وے سے جوڑے جا رہے ہیں۔ انفرااسٹرکچر میں سرمایہ کاری کے لئے پرائیویٹ اور پبلک دونوں سے ہی رابطوں کی ضرورت ہے۔ کنفیڈریشن آف انڈین منسٹری (سی آئی آئی) اس معاملہ میں تعمیری رول ادا کر سکتا ہے۔

24: میرے آج کے خطاب میں، میں نے پوری کوشش کی ہے کہ اس وقت کی پینڈمک (مہلک وبا) بیماری سے قطع نظر ہو کر بہتر امید کی طرف دیکھوں۔ ہماری معیشت یہ متحرک تبدیلیاں اسٹرکچرل طور پر نئی ایجادیں کرنے میں معاون ثابت ہوں۔ جس سے ہماری معیشت کو بڑی مقدار میں فائدہ حاصل ہو اور ہندوستان کی پوزیشن بین الاقوامی سطح پر ایک لیڈر کی حیثیت سے ابھرے۔ اس کے لئے بہت سی چنوتیوں کو پار کرنا ہوگا لیکن ایسا ہونے پر ہم بہت سے انعامات سے نوازے جائیں گے۔ انڈین انڈسٹری اس خاموش انقلاب میں بہت اہم رول ادا کر سکتی ہے۔ کیا سی آئی آئی اس کے لئے تیار ہے؟ اس کے پاس ایسے ہتھیار ہیں؟ میں آپ کے سامنے یہ خیالات رکھ کر اپنی بات ختم کرتا ہوں اور آپ کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ آپ اس خواب شرمندہ کو پورا کریں۔

شکریہ